© rasailojaraid.com

رحمت مغفرت اور جہنم سے آزادی

حکیم عبدالرحیم اشرفؒ

وہ لمحہ سعادت آیا چاہتا ہے جس کا ماحول کچھ یوں ہوگا کہ رحمت الٰہیہ کا دریا موجزن ہے۔ عطاو بخشش کا سمندر متلاطم ہے اور جودوسخا کی دلربا ہواؤں نے تمازت آفتاب سے نیم جاں سبزے کو حیات تازہ سے ہمکنار کردیا ہے۔

سرکش شیاطین جکڑے جاچکے ہیں وہ جہنم جو ہر لمحہ معصیت زدگان کے انتظار میں رہتی ہے۔ اس ماہ مقدس کے اجلال واحترام اور رحمت الٰہیہ کے جوش وخروش کے تقاضے کے طور پر اس کے دروازے بند کئے جاچکے ہیں اور مغفرت اور ذنوب وکفارہ سیئات کے وعدے پورے کئے جارہے ہیں۔ اسی ماحول میں ہر صبح ہاتف پکار رہا ہے۔

یا باغی الخیر اقبل و یا باغی الشر ادبر۔

نیکی اور بھلائی کے طالب آگے بڑھ تیز قدم ہوکر منزل سے ہمکنار ہو اور جو شر و معصیت کے مواقع تلاش کرتا رہتا ہے باز آجا، اس جانب اٹھے ہوئے قدم واپس لوٹا لے اور اس وادی ہلاکت سے منہ موڑ کر، منزل فلاح و کامرانی کی جانب اقدام کر۔

خیرو برکت، اصلاح و تزکیہ، سیرت سازی واستواری کردار، نمو اخلاق واضافہ ایقان وایمان کا یہ موسم دلربا ہم آپ سبھی کو دعوت عمل دے رہا ہے اور یہ صدائے دلنواز، ہر قلب مومن کو دستک دے رہی ہے کہ جو مہینہ تم پر سایہ فگن ہوا ہے اس کا پہلا عشرہ رحمت، دوسرا مغفرت اور تیسرا جہنم سے آزادی کیلئے مختص ہے اور حق یہ ہے کہ یہ تینوں، رحمت، مغفرت اور جہنم سے آزادی، ایک دوسرے سے اسی ترتیب سے پیوست ہیں۔

صورت واقعہ یہ ہے کہ

۱۔ انسان کا مقصد وجود، اپنے رب سے قرب و تعلق پیدا کرنا، اس کے حضور شرف قبول حاصل کرنا اور اس کی رضاء خوشنودی سے بہرہ ور ہونا ہے۔

اس مقصد وحدی اور انسان کے مابین جو چیز سب سے زیادہ حائل ہوتی ہے۔ وہ معصیت و نافرمانی ہے سرور ہر دو عالم ﷺ کے ارشاد کے مطابق اللہ تعالیٰ جس چیز سے سب سے زیادہ ناراض ہوتے ہیں وہ ان اعمال کا ارتکاب ہے جن کو رب السماوات والارض نے انسان پر حرام قرار دیا ہے۔ یہ معصیت اور گناہ انسانوں کو اپنے مالک وآقا سے دور پھینک دیتا ہے۔ اس کے سامنے اسے حقیر و ذلیل کردیتا ہے اور گناہوں پر مصر انسان آہستہ آہستہ اپنے رب کی مغفرت، اس کی فرمانبرداری واطاعت اور اس کے قرب سے محروم ہوتا چلا جاتا ہے۔ ہر گناہ، انسان کے دل پر ایک سیاہ دھبہ ڈالتا ہے۔ اگر یہ دھبے مسلسل پڑتے جائیں تو دل سیاہ ہو جاتا ہے۔ اور بسا اوقات گناہوں کی سیاہی اس طرح پورے دل کو گھیر لیتی ہے جیسے تانبے کے برتن پر لگا ہوا زنگال اس پر خول کی صورت اختیار کرلیتا ہے۔

معصیت و گناہ میں مبتلا انسان، اپنے مالک وآقا کی رحمت وشفقت، اس کی خاص توجہ اور اس کی جانب سے عطا ہونے والی نعمتوں سے محروم کردیا جاتا ہے۔

• رب رؤف ورحیم، جو ماں کی مامتا سے زیادہ اپنے بندوں کے ساتھ رحمت وشفقت رکھتے ہیں انہوں نے خاتم النبیین ﷺ کی امت پر شفقت فرماتے ہوئے رمضان المبارک کا مہینہ، اس مقصد کیلئے مقرر فرمادیا کہ اس پر انوار ماحول میں بندہ مومن، اپنے آپ کو رحمت الٰہیہ، مغفرت الٰہیہ اور رب العزت کی سخاوت و بخشش کا مستحق بنائے۔

اگر انسان، اس ماہ کے آتے ہی مستعد ہو جائے اپنے نفس پر یہ پابندی عائد کرلے کہ اب وہ وہی کچھ کرے گا جس کے کرنے کا حکم اس کے آقا نے دیا ہے اور ان تمام امور سے مجتنب رہے گا جن سے اس نے روکا ہے تو یہ اطاعت وفرمانبرداری اسے اللہ ذوالجلال کی رحمت سے قریب تر کردے گی۔ اور جب مومن مسلسل دس دن اپنے دل و دماغ زبان، منہ، ہاتھ پاؤں اور دوسرے اعضاء جوارح کو، اللہ رب العزت کی اطاعت کا خوگر بنا لیتا ہے تو نہ صرف یہ کہ اوقات مقررہ پر کھانے پینے سے رک جاتا ہے۔ بلکہ اس کی زبان جھوٹ، مکر، فریب، دھوکہ دہی، جھوٹی شہادت، دوسروں کی دل

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

آزاری، گالم گلوچ، سخت زبانی، چغلی، غیبت دوسروں کی عیب جوئی، دوسروں کی تحقیر و تذلیل، ان تمام عیوب سے رکی رہتی ہے اور اس کے برعکس یہ زبان حمد و شکر کے ترانے گاتی ہے۔ تسبیح و تمجید کے کلمات دہراتی رہتی ہے۔ تلاوت قران مجید اور دوسروں کو بھلائی کی تبلیغ و تلقین میں ہر لحہ مصروف رہنے لگتی ہے۔

اور اسی طرح اس کی آنکھیں، ہر حرام چیز کے دیکھنے سے، بے پردہ عورتوں کو، ٹیلی ویژن اور سینما کی سکرین پر رقص و سرود اور بے حیائی کے مناظر کے مشاہدے سے محفوظ رہتی ہے اور یہ آنکھ دن کی روشنی میں صفحات قرآن مجید پر مرکوز رہتی ہے اور رات کی تاریکی میں اپنے رب کے حضور ندمات کے آنسو بہاتی ہے۔

ایسے میں انسان کے ہاتھ ظلم و تعدی سے، جبر و استبداد سے، رشوت لینے اور دینے سے، عریانی و فحاشی پھیلانے والے فیچرز اور مقالات لکھنے سے، فوٹو چھاپنے، کم تولنے اور اشیاء میں ملاوٹ کرنے سے بچے رہتے ہیں اور یہ ہاتھ مظلوم کی مدد، بے آسرا کے بوجھ اٹھانے، خلق خدا کی خدمت کرنے، تیموں کیلئے دست وشفقت بننے، راہ خدا میں جہاد کی تیاری کرنے، اسلامی مملک کی سرحدوں کی حفاظت کیلئے اسلحہ اٹھانے، مورچے کھودنے، مساجد کی صفائی اور دفاتر میں یہ ہاتھ مظلوم کی حق رسی، حاجت مندوں کے اٹکے ہوئے کاغذات کو عدل و انصاف کی تحریروں سے آراستہ کرنے، مقدمات کے درست فیصلے لکھنے اور نیکی اور عدل کے دوسروں کاموں میں مصروف رہنے لگتے ہیں۔

اور یہ سلسلہ اطاعت و فرمانبرداری صرف دل و دماغ، زبان اور ہاتھ ہی تک کہاں محدود ہے۔ بندہ مومن کے تمام اعضاء بدن، اس کے بدن کا ایک ایک رواں مسلسل دس دن اور دس راتیں اللہ رب العزت کی نافرمانی سے بچنے اور اسے خوش کرنے والے کاموں میں مصروف رہنے میں گزارتا ہے تو اللہ رؤف الرحیم کی رحمت جوش میں آتی ہے۔ جو دوری انسان کے برے اعمال کی وجہ سے اس کے اور اس کے مالک و آقا کی مابین پچھلے گیارہ ماہ میں پیدا ہو چکی تھی۔ وہ ختم ہو جاتی ہے تو اپنے رب کا گناہ گار لیکن دل سے مطیع اور تائب بندہ اپنے رب کے قریب ہو جاتا ہے اور دریائے رحمت کی لہریں اس کو باب مغفرت کے قریب کر دیتی ہیں۔

دس دنوں اور راتوں کی یہ محنت توجہ اور اطاعت و فرمانبرداری کا مجاہدہ اور اسی کے ساتھ ساتھ نفس پر قابو پانے کی مسلسل تربیت اور اس کی خواہشات کو رب السموات کے احکام و حدود کا پابند بنانے کی پیہم جدو جہد، عہد مومن کا حوصلہ بندھاتی ہے اور وہ رات کے پچھلے پہر کی خلوت میں اپنے مالک کے حضور ندامت کا اظہار کرتا ہے، اس کی انکھوں سے اشک ہائے ندامت کا سیل رواں ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور وہ بلبلاتا، روتا، ہچکیاں لیتا، عجز و درماندگی اور احتیاج مجسم بن کر، اپنے مالک کے حضور قیام، رکوع اور سجدے میں مستغرق رہتا ہے۔ تو رحمان و رحیم آقا کی رحمت اسے منزل مغفرت سے ہمکنار کر دیتی ہے اور یہ گناہوں سے پاک و صاف ہو جاتا ہے جو لوگ رحمت و مغفرت کی انوار سے زیادہ سرشار ہوتے ہیں وہ تو اپنے قلب و ذہن کے ہاتھوں مجبور ہوکر ماسویٰ اللہ سے اپنا رشتہ آئندہ دس دنوں کیلئے منقطع کر دیتے ہیں۔ اور اپنے رب کے کسی گھر کے کونے میں جا پڑتے ہیں۔ انہیں کسی مسجد میں اعتکاف سے کیا کچھ میسر آتا ہے؟ اس سوال کا جواب دینا شاید کسی کے بس کی بات نہ ہو۔ بس مختصر یہی کہ جو لوگ، فہم و شعور کی بیداری اور قلب و ذہن کی استواری سے معتکف ہوتے ہیں وہ تو اس نوع کی لذت سے سرشار ہوتے ہیں۔ جو کسی بچھڑے ہوئے، آزردہ حال محبّ کو اپنے محبوب سے ملاقات اور ملاقات کے بعد خلوت سے کما حقہ، بہرہ ور ہوتے رہے وہ جو رسماً ایسا کرتے ہیں تو کتنے کام جو اپنے جوہر کے اعتبار سے بے حد اونچے ہیں مگر جب ہم ایسے پست ہمت انہیں انجام دینے لگتے یں تو نقل اتارنے سے آنے نہیں بڑھ سکتے مگر اس سے ان کاموں کی عظمت میں کیا فرق پڑتا ہے؟ اور پھر یہ بھی سوچنے کی بات ہے کہ اچھے کام کی نقل اتارنا بھی بہر حال ایک اچھا کام ہی ہے اور کوئی ممکن نہیں کہ کوئی خوش نصیب نقل اتارتے اتارتے حقیقت کو پالے اور اس کا مزاج اصل کے سانچے میں ڈھل جائے۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز۔

رحمت و مغفرت سے شاد کام اور بہرہ ور ہونے کے بعد یہ قافلہ ایمان و یقین، ایک قدم اور آگے بڑھتا ہے اور روزے کے ظاہری و بانی اعمال کو مسلسل جاری رکھتے ہوا اپنے رب سے فریاد کناں ہوتا ہے کہ جہاں اپ نے ہم تابکاروں پر رحم فرمایا کہ معصیت کے دلدل سے نکال کر شاہراہ اطاعت و فرمانبرداری پر لا ڈالا، اس سیدھے راستے (صراط مستقیم) پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیں اور اپنے فضل خاص سے ہمارے گناہوں، کوتاہیوں، لغزشوں اور چھپی ہوئی اور ظاہر فروگذاشتوں کو معاف فرمادیا تو آپ ہمارے حال پر ترس فرمائیو۔ ربنا اصرف عنا عذاب جهنم ان عذابها كان غراما. ہمارے آقا! جہنم کے عذاب کو ہم سے دور فرما دیجیو۔ اس کا عذاب چمٹ جانے والا اور تباہ کن ہے۔

اس صدائے اضطراب کا جواب، انہیں یوں دیا جاتا ہے کہ ایک پورے عشرہ (دس دنوں) کو اس ہولناک جہنم کی آگ سے آزادی کا عشرہ قرار دیا گیا ہے اب جو بھی خوش نصیب رمضان کے پہلے دو دہے، ان کاموں میں مصروف رہے گا جو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس کے رب کو پسند ہیں اوران باتوں سے مجتنب رہے جواس کے آقا نے اس کیلئے ناجائز قرار دئے ہیں وہ اس جہنم سے آزادی کے عشرے سے مستفید ہوگا اوراسے جہنم سے آزاد کردیا جائے گا۔ اللھم اجعلنا منھم۔

دعا...... مومن کا سب سے بڑا اسلحہ ہے جس سے وہ اپنے ازلی وابدی دشمن شیطان لعین اور اپنے سرکش نفس کی آوارگیوں اور شرارتوں کا سر کچلتا ہے۔اوراسی دعا کے ذریعہ وہ اپنے رب کی رحمت ومغفرت حاصل کرپاتا ہے۔

رمضان مبارک انوار و برکات کا خاص موسم ہے۔ اس موسم بہار میں دعاؤں میں سوز، رقت اوراثر انگیزی میں اضافہ ہوتا ہے۔

اوراگر دعائیں بھی وہ ہوں جورحمت عالم ﷺ کی زبان مبارک سے ادا ہوئی ہوں تو نور علی نور کی کیفیت پیدا ہو جائے گی۔حضور سرکونین ﷺ کی چند خاص دعائیں پیش خدمت ہیں۔

دعائے تہجد:

رمضان مبارک کی راتیں قیام، رکوع، سجود اور ذکر کیلئے مخصوص ہیں۔اللہ ذوالجلال توفیق دیں تو تہجد کا اہتمام کیجئے۔تہجد عظیم نعمت ہےاوراہم تر سعادت ہے۔ یہ لمحہ خلوت ، بندے کو آقا سے قریب تر کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔اس سہانے وقت میں طبیعت میں یکسوئی ، عاجزی اپنے آقا کی جانب توجہ، جذبات محبت میں فراوانی اوراخلاص کے ساتھ اپنے رب کی عبادت کا داعیہ قوی ہوتا ہے تہجد کے انوار اوراس کے اثرات ہر پہلو سے اس لائق ہیں کہ عبد مومن اس لمحہ سعادت کو حاصل کرنے کی بھرپور کوشش کرےاورعمر عزیز کے اخری ایام تک اس کوشش میں مصروف رہے۔ رمضان مبارک،تہجد کی عادت کوراسخ کرنے کا موثر ترین وسیلہ ہے۔اگراس ماہ میں تیس مقدس راتوں میں تہجد کو معمول بنالے اوراپنے رب سے اس عادت کو راسخ کرنے کی دعائیں بھی مسلسل کرتے تو توقع کی جاسکتی ہے کہ آئندہ گیارہ ماہ میں یہ معمول بن جائے گا کہ رات کے پچھلے پہراس دولت کو سمیٹنے کیلئے انسان بستر سے اٹھ کھڑا ہو۔ جو دولت کسی اور وقت ہاتھ نہیں لگتی، جوخزانے اس عالم خلوت میں لٹائے جاتے ہیں کسی دوسرے وقت میں ان کے منہ نہیں کھولے جاتے۔حضور سرور کونین ﷺ تہجد کے وقت یہ دعا کرتے تھے۔

اللھم لک الحمد انت قیم السمٰوٰت والارض ومن فیھن ولک الحمد انت نور السمٰوٰت والاض ومن فیھمن ولک الحمد انت الحق ووعدک الحق ولقائک حق وقولک حق والجنة حق والنار حق والنبیون حق ومحمد حق والساعة حق. اللھم لک اسلمت وبک امنت وعلیک توکلت وعلیک انبت وبک خاصمت والیک حاکمت فاغفرلی ماقدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما انت اعلم به منی انت المقدم وانت المؤخر لا اله الا انت ولا اله غیرک.

میرے اللہ! آپ ہی کیلئے حمد وثنا ہے۔ آپ زمین وآسمان کے قائم رکھنے والے ہیں اور نگران بھی ہیں۔آپ ارض وسما کا نور ہیں اور یہاں کی ہر چیز آپ ہی کے انوار سے منور ہے۔ آپ ہی کیلئے حمد کی تمام اقسام مخصوص ہیں۔آپ حق ہیں آپ کے وعدے حق ہیں۔ آپ سے ملاقات حق ہے۔آپ کا ہر فرمان حق ہے۔ جنت اور دوزخ ایک سچی حقیقت ہیں۔تمام انبیاء برحق ہیں، محمد ﷺ برحق ہیں، قیامت یقینی ہے۔

میرے رب! میں اپنے آپ کو آپ ہی کے سپرد کرتا ہوں آپ پر ایمان لاتا ہوں۔آپ ہی پر میرا اعتماد وتوکل ہے۔آپ کی جانب متوجہ ہوں آپ کی مدد ہی کے سہارے اہل باطل سے برسرپیکار ہوں میرے پہلے پچھلے مخفی اعلانیہ اور وہ سب گناہ جن سے آپ آگاہ ہیں معاف فرما دیجئے۔ آپ ہی اپنے بندوں کو آگے بڑھانے والے اورانہیں (ان کوتاہیوں کے باعث) پیچھے دھکیلنے والے ہیں۔آپ کے سوا کوئی بھی امید و خوف کا مرکز نہیں اور نہ ہی کوئی لائق عبادت ہے۔

اس دعائے تہجد کے ایک ایک جملے پرغور کیجئے۔ یہ تمام کلمات ، تہجد کے وقت سے گہری مناسبت رکھتے ہیں۔اللہ کے بندے اس وقت نرم و گداز بستروں کو چھوڑ کر اپنے آقا سے مصروف راز و نیاز ہوتے ہیں۔وہ اپنے رب سے وہ سب کچھ پا لیتے ہیں جو اس دعا میں مانگا گیا ہے۔

تہجد کی نماز شروع کرتے وقت:

اللھم رب جبریل ومیکائل واسرافیل فاطر السماوات والارض عالم الغیب والشھادة انت تحکم بین عبادک فیما کانوا فیه یختلفون. اھدنی لما اختلف فیه من الحق باذنک انک تھدی من تشاء الی صرط مستقیم.

اے اللہ! جبرائیل، میکائیل اوراسرافیل کے رب۔ آسمانوں اور زمین کے پیدا فرمانے والے اے عالم الغیب اور ہر چیز سے باخبر رب۔ آپ ہی بندوں کے مابین ان اختلافات کا فیصلہ فرمائیں گے جن میں وہ آج مبتلا ہیں، اپنے حکم سے اختلافی امور میں میری راہنمائی حق بات کی جانب فرمائیں۔آپ ہی ہیں جسے چاہیں سیدھے راستے کی جانب لے چلتے ہیں۔

انسانوں کے مابین ...... بالخصوص مذہب کے بارے میں اختلافات کا یہ پہلو خیر و برکت کا ہے کہ انسان حق کی تلاش میں محنت کرتا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نفسانیت سے بچ کر اور ضد و انانیت کو چھوڑ کر سچائی کو قبول کرتا ہے۔ اور جن لوگوں کو حق پر پاتا ہے۔ ان سے مربوط ہوتا ہے اور بھلائی میں ان سے تعاون کرتا ہے اور اس کے برعکس باطل کو باطل جاننے اور غلط بات کی حقیقت واضح ہوجانے پر اس سے دستکش ہوجاتا ہے۔ اور باطل کے علمبرداروں سے دنیوی تعلقات کے باوجود برائی میں شرکت سے گریز کرتا اور باطل میں تعاون سے اجتناب کرتا ہے۔ گویا وہ سرتا قدم بندہ حق بن جاتا ہے اور اس کی پسند و ناپسند کا معیار اس کی اپنی مرضی نہیں بلکہ اس کے مالک کی رضا ہوتی ہے لیکن اختلاف...... بالخصوص مذہبی اختلاف ، کا دوسرا پہلو انتہائی خطرناک بھی ہے اور وہ یوں کہ اگر انسان حق و ناحق کے مابین فیصلہ کرنے میں تساہل اور کم ہمتی سے کام لے، حق کی تلاش میں محنت سے جی چرانے یا کسی عصبیت ، ضد، مفاد پرستی اپنے دھڑے اور گروہ کی جانبداری کی وجہ سے حق کے سامنے سر جھکانے سے گریز کرے اور نفسانیت کی بنا پر حق کی مخالفت اور ناحق کی حمایت کا راستہ اختیار کرے تو گویا یہ اختلاف اس کی تباہی اور دوسروں لئے فتنے کا باعث بن گیا۔

اختلافی امور میں جہاں، اپنی استطاعت کی آخری حد تک تلاش حقیقت میں محنت اور اپنی نیت کو خالص کر رکھنے کی جدوجہد میں مصروف رہنے کی ضرورت ہے وہاں ہر انسان اس بات کا بھی محتاج ہے کہ وہ ذات حق کا حقیقی سرچشمہ ہے اور جس کے ہاں سے ہدایت اور توفیق میسر آتی ہے اس کے حضور گڑگڑانے اور اختلافی امور میں صحیح راہ پانے اور اعتدال کی روش اختیار کرنے اور دلوں اور دماغوں پر تصرف رکھنے والے آقا ہی سے توفیق طلب کرے۔

حضور سرور کونین ﷺ نے تہجد ایسے پر انوار وقت میں، اختلاف میں راہنمائی کی دعا کو ضروری خیال فرمایا اور حق یہ ہے کہ یہ وقت اس دعا کیلئے مناسب ترین ہے۔

فجر کی سنتوں کے بعد کی دعا:

حضور اکرم ﷺ فجر کی سنتوں اور فرض نماز کے مابین یہ دعا کیا کرتے تھے۔

اللهم اجعل في قلبي نورا وفي بصري نورا وفي سمعي نورا وعن يميني نورا وعن يساري نورا وفوقي نورا وتحتي نورا واما مي نورا وخلفي نورا واجعل لي نورا وفي لساني نورا وعصبي نورا ولحمي نورا ودمي نورا وشعري نورا وبشري نورا واجعل في نفسي نورا واعظم لي نورا اللهم اعطني نورا .

اے اللہ میرے دل میں نور ودیعت فرمائیو۔ میری آنکھ میں ، میرے کان ، میرے دائیں میرے بائیں، میرے اوپر اور میرے نیچے جانب، میرے آگے اور میرے پیچھے انوار عطا فرمائیو، میرے لئے انوار میں سے حصہ مقرر فرمائیو ، میری زبان کو منور فرمائیو، میرے اعصاب کو انوار سے نوازیو، میرے گوشت میرے خون، میرے بالوں اور میرے چہرے کو انوار سے آراستہ فرمائیو۔ میرے نفس میں نور ودیعت کیجیو، میرے لئے نور کا عظیم حصہ مقرر فرمائیو اور اے اللہ مجھے نور سے نوازیو۔

نور اور ظلمت ، روشنی اور اندھیرا، ان دونوں کا وجود بھی برحق ہے۔ اور ان کے مابین کشمکش بھی حقیقت ثابتہ ہے۔ ظلمت، ایک سیاہ پردہ ہے۔ جس چیز پر چڑھ جائے یا جو چیز اس میں گم ہو جائے وہ صرف سر کی آنکھوں سے ہی اوجھل نہیں ہوتی، بسا اوقات دل کی بصیرت بھی اس کے شعور سے محروم ہوجاتی ہے اور پھر جہاں بیرونی دنیا کی ظلمت بھی ہو، غلط افکار و نظریات نے اشیاء کی حقیقتوں کو مسخ کر دیا ہو۔ دل خواہشات و شہوات کی تاریکیوں میں سیاہ ہو چکے ہوں، اذہان باطل تصورات کے باعث شعور حقیقت سے محروم ہوچکے ہوں۔ آنکھوں اور کانوں پر جھوٹے پروپیگنڈے اور سماعت و بصارت کو معطل کر دینے والے اثرات غالب آچکے ہوں۔ دائیں بائیں کا ماحول غلط کو صحیح اور صحیح کو غلط قرار دینے پر مصر ہو۔ فوق و تحت سامنے اور پیچھے ہر جہت سے جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ ماننے پر مجبور کرنے والی کوششیں مسلسل جاری ہوں اور ایک فرد اپنی بات پر قائم رہنے اور اپنی رائے پر عمل کرنے مس بے شمار دشواریاں محسوس کر رہا ہو۔ اور مزید یہ کہ ہر شخص خود اپنے اندر کی دنیا کو اجڑتے ہوئے دیکھ رہا ہو۔ ارادوں میں خلل، عزائم میں اضمحلال، اعصاب و جوارح میں ضعف و ناتوانی نے اسے بے سہارا بنا دیا ہو، اس عالم اضطراب میں یہ دعا ہے کہ بار الٰہ میرے دل کو ظلمتوں سے پاک اور عام روشنی ہی نہیں، اپنی خاص نورانیت سے منور فرما دیجئو اور پھر کان، آنکھ، دائیں، بائیں، اوپر، نیچے، سبھی جہتوں اور تمام اعضاء و جوارح ، حتیٰ کہ زبان، اعصاب، گوشت پوست اور پھر اپنے پورے وجود اور اپنی مکمل شخصیت (اللهم اعطني نورا) اور آخر یہ کہ اس نورانیت کی عظمت کے حصول کی دعا اور اس میں سے وافر حصہ پانے کی التجا......اس کا سادہ مفہوم یہ ہے کہ فجر کی سنتوں اور فرض نماز کے مابین جو چند لمحات شوق میسر آتے ہیں، ان میں سعادت، خوش بختی، برکت اور تمام اعضاء و جوارح اور جملہ قوتوں کیلئے یہ دعا کی جارہی ہے کہ یہ سب کی سب، نور کے حقیقی سرچشمہ (اللہ نور السماوات والارض) سے فیض یاب ہوں اور یہ تمام ان کاموں میں مصروف ہو جائیں جو کام خالق ارض و سما کی رضا کے مطابق ہوں۔

اس پر بس نہیں، یہ بات بھی ''نور'' کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مفہوم میں شامل ہے کہ جو کام ہو، علی وجہ البصیرت ہو۔ صالح ارادہ اور پاک و خالص نیت سے ہو۔ صحیح طریق اور اسوہ رسالت کے مطابق ہو اور پھر اس کام میں برکت بھی ہو۔ یہ نتیجہ خیز بھی ہو اور اس کی ضیاء پاشیوں سے سارا ماحول جگمگا اٹھے۔

نماز فجر سے سورج طلوع ہونے تک:

اصبحنا علی فطرة الاسلام وكلمة الاخلاص وعلى دين نبينا محمد ﷺ ملة ابينا ابراهيم حنيفا وماكان من المشركين.

ہم نے صبح کی اسلام کی فطرت پر، کلمہ اخلاص (توحید اور ہر کام اللہ کیلئے کرنے کا عہد) پر اور محمد ﷺ کے دین اور سیدنا ابراہیمؑ کی ملت پر، جو اللہ کی جانب یکسو ہونے والے تھے اور شریک نہیں کیا کرتے تھے۔

۲۔ اللهم ما اصبح بی من نعمة اوباحد من خلقك فمنك وحدك لا شريك لك فلك الحمد ولك شكر. میرے اللہ جتنی نعمتیں، مجھے یا تیری مخلوق میں کسی کو آج صبح ملی ہیں۔ وہ سب کی سب تیری جانب سے عطا ہوئی ہیں۔ تو تنہا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، تیرے لئے ہی حمد و ثناء ہے اور شکر بھی تیرا ہی کیا جائے گا۔

۳۔ رضيت بالله وبالاسلام دينا وبمحمد نبيا ورسولا.

میں اللہ کے پروردگار مالک، آقا، حاکم اور قانون ساز حاجت روا اور مشکل کشا ہونے پر راضی ہوا۔ (میں انہی کی پیروی کروں گا۔)

۴۔ سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر.

اللہ ہر عیب سے پاک اور ہر کام سے موصوف ہے، تمام اقسام حمد اسی کیلئے ہیں اور وہ تنہا معبود برحق ہے، اس کا کوئی بھی شریک نہیں اور سروہ سب سے بڑا ہے۔

۵۔ استغفر الله الذی لا اله الا هو عليه توكلت واليه انيب.

اللہ مجھے کافی ہے جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں، میں اسی پر توکل و اعتماد کرتا ہوں اور اسی کی جانب متوجہ ہوتا ہوں۔

۷۔ اصبحنا واصبح الملك لله رب العالمين اللهم انی اسالك خير اهذا اليوم فتحه ونصره ونوره وبركته وهداه واعوذبك من شر ما فيه وشر مابعده.

ہم نے اور ساری کائنات نے صبح کی اللہ کیلئے جو تمام عالم کا پروردگار مالک، آقا، حاکم، قانون ساز اور مربی ہے۔ اے اللہ میں آپ سے آج کے دن کی فتح و کامرانی، مدد و نصرت، نور، برکت اور راہنمائی کا سوال کرتا ہوں اور اس دن کی برائی سے اور جو بھی اذیت دینے والا حادثہ رونما ہونے والا ہے اور جو اس کے بعد صادر ہونے والا ہے۔ اس کے شر سے محفوظ رہنے کی التجا کرتا ہوں۔

شام کی دعائیں۔

یہ تمام دعائیں، جو صبح کیلئے ہیں یہی دعائیں نماز مغرب کے بعد کی جائیں۔ صرف اتنا فرق کر لیا جائے کہ دعا میں اصبحنا کی جگہ امسینا دوسری دعا میں اصبح کی جگہ امسیٰ اور دعا نمبر 6 میں واصبح کی جگہ امسینا وامسیٰ کہیئے۔

افطاری کے قریب کی دعائیں۔

حضور سرور کونین ﷺ نے فرمایا کہ روزے کے افطار کرنے کا وقت دعا قبول ہونے کیلئے مخصوص ہے۔

اسی بنا پر، روزہ دار، افطار سے کچھ وقت پہلے اپنی تمام حاجات و ضروریات اور اسلام کے غلبہ و پاکستان کی حفاظت اور یہاں اسلامی شریعت کے نفاذ و اجراء اور امت مسلمہ کے اسلام پر متحد ہونے اور اس دنیا میں سربلند اور معزز و محترم ہونے کی دعائیں، عاجزی سے کریں، بالخصوص وہ دعائیں جو شام کے وقت کرنے کی ہیں وہ اس وقت کی جاسکتی ہیں اور اس طرح حسب ذیل جامع دعائیں کی جاسکتی ہیں۔

۱۔ ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفرلنا وترحمنا لنكونن من الخسرين.

ہمارے مالک و آقا ہم نے اپنے اوپر ظلم کیا (جو کام ہمیں کرنے چاہیں تھے وہ نہیں کئے اور جو باتیں نہ کرنے کی تھی ان میں ہم اپنی صلاحیتیں ضائع کرتے رہے) اگر آپ ہماری غلطیوں اور گناہوں کو معاف نہ فرمائیں اور ہم پر رحم نہ فرمائیں تو ہم خسارے میں مبتلا ہوں گے۔

۲۔ ربنا اتنا فی الدنيا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار. ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی، اچھی زندگی سے نواز اور ہمیں جہنم کی آگ سے بچائے رکھ۔

۳۔ اللهم انا نسالك العفو والعافية فی الدنيا والآخرة اے اللہ ہم آپ سے معافی اور صحت و عافیت طلب کرتے ہیں۔ دنیا اور آخرت دونوں میں۔

۴۔ الهم اكفنا بحلالك عن حرامك واغننا بفضلك عمن سواك. ہمارے اللہ ہمیں اپنے رزق حلال کے ذریعہ حرام سے بچائیو اور ہمیں اپنے فضل سے نواز کر اپنے سوا ہر ایک سے بے نیاز کر دیجیو۔

۵۔ اللهم انا نعوذبك من الهم والحزن والعجز والكسل والجبن ومن غلبة البخل والدين وقهر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لوجال. اے اللہ ہم آپ کی پناہ چاہتے ہیں۔ پریشانیوں سے۔غم سے ناتوانی و درماندگی سے، سستی سے کاہلی سے، بزدلی اور بخل سے، قرض کے بوجھ اور انسانوں کے غلبے سے۔

۶۔ اللھم فبعزۃ وجھک الکریم أعز الاسلام والمسلمین وأزل الشرک والمشرکین. اے اللہ آپ کو آپ کی کریم ذات کی قسم۔ اسلام اور مسلمانوں کی عزت وسربلندی عطا فرمائیو اور شرک و اہل شرک کو ذلیل ورسوا کیجئیو۔

دعاء افطار

روزہ افطار کرتے وقت یہ دعا کریں۔

۱۔اللھم لک صمت وعلیٰ رزقک افطرت اے اللہ میں نے آپ ہی کے لئے روزہ رکھا اور آپ ہی کے رزق پر افطار کر رہا ہوں۔

۲۔ افطاری کے بعد یہ دعا کریں

۔ ذھب الظماء وابتلت العروق وثبت الاجر انشاء اللہ . پیاس زائل ہوگئی، آنتیں تروتازہ ہوگئیں اور انشاءاللہ اجر ثابت ہوگیا۔

۳۔ الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا من المسلمین . تمام ترحمد اللہ کیلئے جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور مسلمانوں میں شامل کیا۔

مغفرت طلب کرنے کی دعائیں۔

حضور سرور کونین ﷺ کے ارشاد کے مطابق، رمضان کا دوسرا عشرہ (گیارہ تا 20 رمضان) مغفرت کا عشرہ ہے۔ اس عشرہ میں خصوصیت سے یہ دعائیں کی جائیں۔

سید الاستغفار

۱۔ جب بھی موقع ملے یا طبیعت میں رقت اور عاجزی پیدا ہوتو یہ استغفار کیجئے جسے لسان رسالتؐ نے سید الاستغفار فرمایا۔ اللھم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدک انا علی عھدک ووعدک ماستطعت اعوذبک من شر ما صنعت ابوء لک بنعمتک علی ابوء بذنبی فاغفرلی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت.

اے اللہ آپ ہی میرے رب ہیں آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، آپ ہی نے مجھے پیدا فرمایا ۔ میں آپ کا بندہ و غلام ہوں ۔ آپ سے جو وعدہ اطاعت و بندگی میں نے کیا میں اس پر اپنی آخری حد استطاعت تک قائم ہوں، میں اپنے برے اعمال کے برے اثرات ونتائج سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔ آپ نے جو نعمتیں، مجھے عطا فرمائیں ہیں میں ان کا اعتراف کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اقرار بھی کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اقرار بھی کرتا ہوں۔ میرے گناہ معاف فرمادیجئے۔ کہ آپ کے سوا کوئی بھی گناہ معاف نہیں کرسکتا۔

۲۔ اللھم اغفرلی جدی و ھزلی وخطائی وعمدی وکل ذالک عندی . اے میرے اللہ میرے وہ گناہ بخش دیجئیو جو میں نے سعی و جہد سے کئے، جو ہنسی مذاق میں کئے اور جو بھول چوک سے ہوگئے اور جو عمدا ہوئے اور یہ تمام قسم کے گناہ مجھ سے سرزد ہوئے۔ ہیں۔

لیلۃ القدر کی دعا۔

اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنا. اے اللہ آپ بکثرت معاف فرمانے والے ہیں ہمارے گناہ معاف کردیجئیو۔

بقیہ: روزہ اور مغفرت

روایت کیا ہے کہ (یعنی مغفرتوں کا یہ سلسلہ رمضان کی آخری شب کو اپنی انتہا کو جا پہنچتا ہے اور حضور ﷺ کی ساری امت بخش دی جاتی ہے) یوں تو رمضان کے دن اور رات کی ہر گھڑی مغفرتوں کی پیامبر ہے اور لیلۃ القدر کو مغفرتوں کی شب عروج کا درجہ حاصل ہے، مگر اس کے بعد بھی طالبان مغفرت محروم نہیں رہتے۔ رحمت باری رمضان کی آخری شب بھی اپنے در پر آنے والوں کو تحفہ مغفرت سے نوازتی ہے۔

رمضان میں کیا جانے والا اعتکاف بھی مغفرت طلبی کا ہی ذریعہ ہے۔ ان دس شب روز میں بندہ اپنے مولا کے در پر ڈیرے ڈال کر نوافل و تسبیح و ذکر اور تلاوت کے ذریعہ توبہ استغفار کرتا ہے۔ وہ اس کیلئے کبھی اس کے قدموں میں سر جھکاتا ہے، کبھی ہاتھ پھیلاتا ہے۔ کبھی اس کا نام لے کر، کبھی اس کے کلام کو واسطہ بنا کر اور کبھی اس کے محبوب ﷺ کے امتی کے حوالے سے درود و سلام کے ذریعے اپنی بخشش کی دعائیں کرتا ہے۔ وارفتگی اور مغفرت طلبی کی یہ ادائیں مالک کو آخر کیوں پسند نہ آتی ہوں گی؟

رمضان المبارک میں جو دعا بکثرت مانگنے کی ہدایت کی گئی اس میں بھی اللہ کی صفت عضو کو واسطہ بنا کر مغفرت چاہی گئی ہے۔ اللھم انک عفو تحب العفو، فاعف عنی. آمین

اے اللہ آپ معاف کرنے والے ہیں، معافی کو پسند کرتے ہیں میری بھی مغفرت فرما دیجئے۔

حقیقت یہ ہے کہ رمضان المبارک کی صورت میں اللہ کریم نے اپنے بندوں کی عام معافی کا اعلان فرمایا ہے اور اس کے اسباب مہیا کئے گئے ہیں۔ انہیں ہر لحہ یہ موقع فراہم کیا ہے کہ وہ کوئی بھی عمل کریں اللہ انہیں معاف کرتا چلا جائے گا۔ وہ تو ہر لحہ اپنے بندوں کو معاف کرنے پر تیار رہتا ہے۔ مگر یہ بندہ ہی ہے جو دنیا کی لذتوں اور لہو ولعب میں خود کو مبتلا کر بیٹھتا ہے۔

بڑا بدنصیب ہوگا وہ شخص جو رحمتوں اور مغفرتوں کی اس بارش میں بھی چند قطرے اپنے دامن میں سمیٹ سکے

© rasailojaraid.com

روزہ اور مغفرت

پروفیسر ڈاکٹر اعجاز فاروق اکرم

بخاری و مسلم میں حضرت ابو ہریرہ سے مروی اس معروف حدیث پاک میں ان اہل ایمان کو مغفرت کی بشارت دی گئی ہے جو رمضان کے شب و روز الہ اور اس کے رسول ﷺ پر پختہ ایمان، اس کے وعدہ جزا اور وعید پر یقین اور اس کی بارگاہ سے حصول اجر و ثواب کی امید اور خواہش رکھتے ہوئے اس کے عملی اظہار میں گزار دیں۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس مبارک مہینہ کے دن میں روزہ رکھ کر اپنے مالک کی فرمانبرداری اور ذات پر غیر متزلزل ایمان کا اقرار اور رات کو اس کی بارگاہ میں کھڑے ہوکر، اپنا آرام اور نیند قربان کرکے، اس کا کلام سننا سمجھنا اور اس پر عمل کا عہد کرنا اس کے حضور اپنی خطاؤں کا اعتراف کرکے اپنی ندامت کا اظہار اور اس کی جناب میں ہاتھ پھیلا پھیلا کر رحمت و بخشش کی دعائیں اور اس کی رضا و خوشی کی امیدیں باندھنا، تسبیح کے دانوں پر اس کے نام گرامی کے ورد اور کبھی اس کے محبوب ﷺ کی خدمت مس درود و سلام کے واسطے پیش کرنا۔ یہ سارے عم اگر خصوص و محبت کے ساتھ کئے جائیں تو یہ اللہ کی بارگاہ سے اس بندہ کے تمام پہلے گناہوں کی مغفرت کا موجب ہوتے ہیں۔

اگر ہم غور کریں تو رمضان المبارک کی ہر ساعت اور ہر لمحہ مغفرتوں سے ہمکنار کرتا ہے۔ رمضان کی آمد سے قبل ہی مغفرتوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ 15 شعبان کو شب برات میں اللہ اپنے بندوں کو گناہوں سے برات عطا کرتے ہیں۔ یہ دراصل رمضان میں عطا ہونے والی بے بہا مغفرتوں کا نقطہ آغاز ہوتا ہے اور اس امر کا اظہار صرف ایک شب میں اگر آقا کی رحمتوں اور مغفرتوں کا انداز ہے تو تیس دنوں اور راتوں کی لاکھوں ساعتوں میں مغفرتوں کا عالم کیا ہوگا؟

رمضان المبارک کو آنحضور ﷺ نے تین عشروں میں تقسیم فرمایا۔ پہلا عشرہ رحمت، درمیانی عشرہ مغفرت، آخری عشرہ آتش جہنم سے نجات کا قرار دیا ہے۔ درحقیقت تینوں عشرے ہی مغفرت کے ہیں۔ اللہ کی رحمت اور آگ دوزخ سے نجات کا نتیجہ اللہ کریم کی جانب سے بندوں کی مغفرت اور گناہوں کی بخشش ہی تو ہے۔ دہ بندہ جس پر اس کا آقا رحم کرتے ہوئے ہدایت سے نوازے، صراط مستقیم چلائے، ایمان کی تقویت عطا کرے، گناہوں سے بچنے کی توفیق دے اور بندہ بھی رمضان کی ان سعادتوں کو اپنی ساری زندگی کا جزو بنالے تو وہ مغفرت خداوندی کا حق دار بن جاتا ہے۔

آنحضور ﷺ کی ایک اور حدیث پاک ہے کہ اس ماہ میں شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اس کا مقصود و منشا بھی یہی ہے کہ اللہ کے بندے شیطان کے حملوں سے محفوظ ہوکر اور جہنم کے راستے بند پاکر آقا کی اطاعت و بندگی کی شاہراہ مستقیم پر چل پڑیں اور اس شاہراہ کی منزل بھی بجز مغفرت کے اور کچھ نہیں۔

رمضان میں نیکیوں کے اجر کو دس سے سات سو گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے۔ یہ اجر جو جنت کے میووں اور راحتوں پر مبنی ہے۔ درحقیقت اللہ کی رضا اور مغفرت کی عطا کا ہی نتیجہ ہوتا ہے۔ روزہ کو گناہوں سے ڈھال قرار دیا گیا۔ فرمایا الصوم جنۃ۔ یوں روزہ گناہوں سے محفوظ رکھ کر بندہ کو اللہ کی مغفرت سے قریب تر کر دیتا ہے۔ ایک اور حدیث میں اللہ کریم کے بحر مغفرت و رحمت کی وسعت کی طرف اشارہ کیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (یعنی جس نے کسی روزہ دار کو روزہ افطار کرایا تو اس کا یہ عمل اس کے گناہوں کی مغفرت اور آگ سے نجات کا موجب ہوگا۔) گویا رمضان میں خود روزہ رکھنا، افطار کرانا اور کسی دوسرے کو افطار کرنا امغفرت ربانی کا مستحق بنا دیتا ہے۔ ایک اور حدیث میں روزہ اور قران کو روزہ دار کے لئے شفیع بتایا گیا۔ یقیناً روزہ اور قران کی شفاعت بندے کی مغفرت اور نجات اخروی ہی کیلئے ہوگی اور جب رب کریم رمضان میں مغفرت عطا کرنے کے بہانے تلاش کررہے ہوں اور خود روزہ اور قران بھی شفاعت کریں تو مغفرت کی منزل یقیناً قریب تر ہوجاتی ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ نے حضور اکرم ﷺ سے

© rasailojaraid.com